مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب ؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس ؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس ؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

میری اُمت کی مثال بارش یا باغ جیسی ہے

چاروں اِماموں میں صرف اِمام اَبوحنیفہ ؒ کو تابعی ہونے کا شرف حاصل ہے

حنفیوں سے زیادہ شافعی حضرات نے اِمام اَبوحنیفہ ؒ کی تعریف کی ہے

رِیاء کار اِتباعِ سنت نہیں کرسکتا

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 66 سائیڈ A 1987 - 02 - 27)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

جنابِ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ میری اُمت کی مثال ایسی ہے جیسے بارش، بارش کے بارے میں یہ نہیں کہا جاتا کہ اِس کا پہلا حصہ جو تھا وہ اَچھا تھا اَور بعد کا حصہ جو بارش کا ہے وہ اچھا نہیں ہے یا یہ کہ بارش کا پہلا حصہ اچھا نہیں تھا اَور آخری حصہ اچھا ہے تو میری اُمت کی مثال ایسی ہے جیسے بارش ہو۔ بارش جب ہوتی ہے تو یہی دیکھا جاتا ہے کہ تھوڑی ہوئی تو کوئی فائدہ نہیں ہوا اَور خوب ہوگئی اچھی طرح تو فصلیں پیدا ہوجاتی ہیں تو کہا جائے گا کہ مفید رہی تو اَوّل اَور درمیانی یا آخری حصہ کو نہیں دیکھا جاتا ہے بلکہ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ بارش اچھی تھی برموقع ہوئی اِسی طرح میری اُمت کی مثال ہے کہ میں یہ نہیں کہتا کہ بعد میں آنے والے جو ہیں وہ اَچھے نہیں ہوں گے بعد میں آنے والے بھی بہت اچھے ہوں گے اَور نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے قرب اُن کو حاصل ہوگا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ملتی ہے اِس طرح کی اِمام جعفر صادق رحمہ اللہ تعالیٰ گزرے ہیں اُنہوں نے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْغَیْثِ میری اُمت کی مثال بارش کی طرح ہے لَا یُدْرٰی آخِرُہٗ خَیْرٌ اَمْ اَوَّلُہٗ یہ نہیں جانا جاسکتا کہ اِس کا شروع کا حصہ بہتر تھا یا بعد کا حصہ بہتر ہے اَوْ کَحَدِیْقَۃٍ یا مثال دُوسری سمجھ لیں باغ جیسی اُطْعِمَ مِنْھَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ اُطْعِمَ مِنْھَا فَوْجٌ عَامًا اُس سے ایک گروہ کو ایک وقت پھل ملے پھر اَور گروہ آ گیا اُس کو مل گئے لَعَلَّ اٰخِرَھَا فَوْجًا اَنْ یَّکُوْنَ اَعْرَضَھَا عَرَضًا وَّاَعْمَقَھَا عُمُقًا ممکن ہے کہ آخر میں آنے والے زیادہ گہرائی تک پہنچ سکیں اَور زیادہ چوڑائی میں بھی ہوں اُن کے علوم میں گہرائی اَور پھیلاؤ زیادہ ہو وَاَحْسَنَھَا حُسْنًا دیکھنے میں بھی وہ خوشنما ہوں اِرشاد فرمایا کَیْفَ تَھْلِکُ اُمَّۃٌ وہ اُمت کیسے برباد ہوسکتی ہے اَنَا اَوَّلُھَا کہ شروع میں اُس کے میں ہوں وَالْمَھْدِیُّ وَسْطُھَا اَور مہدی علیہ السلام درمیان میں ہوں وَالْمَسِیْحُ اٰخِرُھَا اَور حضرت مسیح علیہ السلام اُس کے آخر میں آنے والے ہوں تو اَنبیاء کرام اَور مہدی اِس طرح کے حضرات جس اُمت کو میسر ہوں تو کیسے برباد ہوگی۔ لیکن اِرشاد فرمایا وَلٰکِنْ بَیْنَ ذَالِکَ فَیْجٌ اَعْوَجُ اِس درمیان میں ایک فیج یعنی گروہ، فوج گروہ کو بھی کہتے ہیں وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ۔اَفواجاً کا مطلب گروہ در گروہ ہمارے یہاں اُردو میں ''فوج'' عسکر کے معنی میں بولنے لگے فوج کو فوج جو کہا جاتا ہے یہ اُردو کا اِستعمال ہے تو فَیْجٌ اَعْوَجُ کج رَو، گروہ کے گروہ ہوں گے لَیْسُوْا مِنِّیْ وَلَا اَنَا مِنْھُمْ نہ وہ میرے ہیں نہ میں اُن کا ہوں۔[1]

آپ ﷺ کے اِرشاد کا مطلب :

رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے اِرشاد کا مطلب علماء نے جو سمجھا ہے اُس میں اُنہوں نے یہ دیکھا ہے کہ صحابہ کرامؓ کا درجہ تو سب سے اُوپر ہے اُن کے درجہ کو تو کوئی اَور پہنچتا نہیں ہے کیونکہ اُن کی جو فضیلت ہے وہ حدیثوں میں بڑی وضاحت سے اَلگ آئی ہے اُن کے بارے میں تو سب کا اِتفاق ہے کہ سارے کے سارے صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ کی حالتِ اِیمان میں زیارت کرنے والے لوگ چاہے تھوڑی دیر کے لیے زیارت کی ہو وہ سب سے اَفضل ہیں اُن کے درجہ کو کوئی وَلی نہیں پہنچ سکتا اَور بعد کے آنے

---

[1] مشکوۃ شریف ص ۵۸۳

والے ''صدیق'' (بھی) نہیں پہنچ سکتے اَور یہ جو اِرشادات ہیں یہ خوشخبریاں ہیں بعد والوں کے لیے بھی۔

صحابہ کرامؓ کے بعد تابعین کا درجہ اَور اِمام اَبوحنیفہؒ :

اُن کے بعد درجہ ہے تابعینؒ کا جو صحابہ کرام کو دیکھنے کی سعادت سے مشرف ہوئے اِمام اعظم اَبوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو چاروں اِماموں میں یہ شرف حاصل ہے کہ اُنہوں نے حضرت اَنس رضی اللہ عنہ کو تو بالاتفاق دیکھا ہے باقی اُن کی جس وقت پیدائش ہوئی اَور جس وقت اُنہوں نے ہوش سنبھالا اَور بڑے ہوئے اُس وقت صحابہ کرامؓ میں کافی حضرات زندہ تھے اُن کی روایات جو صحابہ کرامؓ سے منقول ہیں وہ بھی بہت بنتی ہیں اُنیس بیس یا اِکیس روایتیں تقریبًا بن جاتی ہیں جو صحابہ کرامؓ سے ہیں اُن کی منقول۔

اَحناف سے زیادہ شافعی حضرات نے اِمام اَبوحنیفہؒ کی تعریفیں لکھیں :

اَور عجیب بات یہ کہ حنفیوں نے جتنی تعریف اِمام صاحبؒ کی لکھی ہوگی اُس سے زیادہ ہی شافعی حضرات نے لکھی ہیں۔ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بزرگ گزرے ہیں اُنہوں نے بہت کتابیں لکھیں بہت فنون میں لکھی ہیں اَور بڑی بڑی قیمتی کتابیں، تفسیر میں اُن کی کتاب مشہور ہے ''دُرِ منثور'' اِس کے علاوہ ''جلالین'' بھی پڑھائی جاتی ہے اُس میں ایک حصہ اُن کا ہے یہ سب مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہے تفسیر کی کتاب ہے، حدیث میں بھی اُنہوں نے بہت کتابیں لکھی ہیں ''جمع الجوامع'' وغیرہ وغیرہ بہرحال اُمت کے معروف ترین لوگوں میں جلال الدین سیوطیؒ بنتے ہیں۔ اَور ایسے لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے ایسی تصانیف کی ہیں کہ جس کو ساری اُمت نے قبول کیا ہے اُن کو اللہ نے رُوحانیت سے نوازا تھا اُن کے اَوقات میں برکات تھیں جو اِتنی بڑی چیزیں مشکل چیزیں وہ لکھ گئے وہ ہیں شافعی مسلک کے، مقلد اِمام شافعی کے ہیں تاریخ لکھ رہے ہیں اِمام صاحبؒ کی، اُنہوں نے باقاعدہ ایک رسالہ لکھا ہے جو عربی میں ہے وہ موجود ہے اُس میں اِمام صاحبؒ کی وہ سب روایتیں جو صحابہ کرامؓ سے ہوسکتی تھیں وہ اُنہوں نے نقل کی ہیں۔

علامہ سیوطیؒ کا رُوحانی مقام اَور کرامات :

یہ کہا جاسکتا ہے کہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی باتوں کو جو حدیث کے بارے میں ہیں اُن کو ایک طرح کی رُوحانی تصدیق حاصل ہے۔ وہ بڑے صاحبِ رُوحانیت تھے اُن کے حالات میں لکھتے ہیں کہ وہ

فرماتے ہیں کہ تقریباً بائیس حدیثیں ایسی ہیں کہ جن کی جنابِ رسول اللہ ﷺ سے میں نے تصحیح کی ہے اُن کے بارے میں دریافت کیا ہے کہ یہ صحیح ہیں یا نہیں، تو اُن کو اِس طرح زیارت کا شرف حاصل تھا۔

ایک صاحب سے اُنہوں نے کہا کہ آج ایسے کرتے ہیں کہ اگر تم یہ وعدہ کرو کہ ایک بات ہے وہ تم ظاہر نہیں کرو گے کسی سے بھی میری زندگی میں تو میں ایک چیز تمہیں بتاؤں اُنہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے میں وعدہ کرتا ہوں تو اُنہوں نے کہا پھر دیکھو آج ہم نماز تمہیں مکہ مکرمہ میں پڑھائے دیتے ہیں تو اُنہوں نے کہا ٹھیک ہے پھر اُنہوں نے آنکھیں بند کرائیں اُنہوں نے کہا چلو تو وہ چلے کچھ، دیکھا تو مکہ مکرمہ میں پہنچ گئے وہاں اُنہوں نے نماز پڑھی عصر کی طواف کیا پھر کہنے لگے اَب واپس چلیں اُنہوں نے کہا ٹھیک ہے چلیں واپس وہ کہتے ہیں پھر اُنہوں نے کہا آنکھیں بند کرو اَور دوڑ لگاؤ کہتے ہیں میں چھ سات قدم دوڑا ہوں پھر اُنہوں نے کہا بس رُک جاؤ تو ہم اُسی جگہ پھر آ گئے کہنے لگے کہ یہ عجیب سی چیز تھی یہ ہوا کیا ہے؟ تو اُنہوں نے کہا کہ یہ تو تھی ہی عجیب چیز اَور تم نے خیال کیا ہوگا وہاں ہمارے لوگ تھے مکہ مکرمہ میں جو گویا عمرہ وغیرہ کے لیے گئے ہوئے تھے اُن لوگوں نے ہمیں دیکھا بھی ہے اَور ہمیں پہچانا نہیں تو وہ تھے بڑے صاحبِ رُوحانیت بزرگ۔

اَور اِمام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جو روایات صحابہ کرامؓ سے نقل کی ہیں اُن میں گویا قابلِ اِعتبار وہ اِس لیے بنتے ہیں کہ اُن کا ایک باطنی ذوق بھی تھا اگر اُسے دیکھا جائے۔ محدثین ویسے باطنی ذوق کو نہیں مانتے وہ تو ظاہر کو مانتے ہیں کہ یہ ملے ہیں یا نہیں ملے۔ اَور اِس پیمانے پر اگر دیکھا جائے کہ بالیقین کس سے ملنا ثابت ہے تو بالیقین تو حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے ملنا ثابت ہے اُن کا لِمَا رَاٰہُ غَیْرَ مَرَّۃٍ کیونکہ ایک سے زائد دفعہ دیکھا ہے اُنہوں نے حضرت اَنس رضی اللہ عنہ کو، وہ (حضرت اَنسؓ) کوفہ جاتے تھے رہتے بصرہ میں تھے تو اِمام صاحبؒ کے بارے میں یہ ہوا کہ یہ تابعین میں ہیں یہ درجہ سب میں بڑا ہوتا ہے تابعینؒ کا صحابہ کرامؓ کے بعد پھر تبع تابعین کا درجہ ہے باقی اَولیاء کرامؒ جو ہیں وہ اِن خاص درجوں کو تو نہیں پہنچتے یہ تو ایسے ہو گئے جیسے اِن کا طبقہ ایک خاص ہے اِمتیازی ایک چیز اللہ کی طرف سے اُنہیں عنایت ہو گئی۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُولٰٓئِکَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ یہ جو ہیں صحابہ کرامؓ یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی ہیں اِخْتَارَھُمُ اللّٰہُ لِنَبِیِّہٖ (لِصُحْبَۃِ نَبِیِّہٖ) ؎۱ اللہ تعالیٰ نے اِن کو

؎۱ مشکوۃ شریف ص ۳۲

اپنے نبی ﷺ کے لیے چنا ہے اِن کو پیدا اِس زمانے میں کیا گیا ہے اِن میں اِسی قدر اہلیتیں رکھی گئی تھیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی بنیں صحابہ بنیں تو اِن کا درجہ تو سب سے بڑا ہے بعد میں اَور درجات آتے ہیں۔

میں ایک بات یہ کہہ رہا تھا کہ پہلی حدیث میں جو پچھلی دفعہ گزری ہے یہ آیا ہے **لَایَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ قَائِمَۃٌ بِاَمْرِ اللّٰہِ** اللہ کے صحیح احکام پر ایک طبقہ میری اُمت میں ضرور قائم رہے گا **لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ** [1] جو اُنہیں چھوڑے گا وہ اُنہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا تو وہ طبقہ چلتا جائے گا رہے گا ضرور یعنی خدا کی غیبی تائید اُس کو حاصل ہوگی، ظاہر میں نظر آئے نہ آئے لیکن کوئی انہیں ایسا سمجھے کہ وہ انہیں مٹا دے گا تو یہ غلط فہمی ہوگی ایسا نہیں ہوسکتا۔ سکندر مرزا نے کہا تھا اپنے دَور میں کہ اِن علماء کو میرا دِل یہ چاہتا ہے چاندی کی کشتی میں بٹھا کر اِنہیں سمندر میں پھینک دیا جائے یا چلتا کر دیا جائے تو خدا کی قدرت وہی چلتا ہوگیا اَور اِس طرح چلتا ہوا کہ اُسے مرنے کے بعد جگہ بھی نہیں ملی صحیح طرح سے دفن ہونے کی بھی مشکل پڑی ہے اُس کے لیے [2] تو جس آدمی نے ایسے کرنا چاہا چاہے وہ حاکمِ اعلیٰ اَور بااِختیار ترین آدمی ہی کیوں نہ ہو، نہیں کامیاب ہوسکتا تو یہ حدیث میں آگیا **لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ**۔

آپ کے زمانے کی برکات زبردست تھیں :

اَچھا اَب دَوروں کا بھی فرق ہے وہ دَور جو تھا خیر القرون اُس میں تو یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی جو برکات تھیں وہ بے حد قوی تھیں اُس جیسی کبھی نہ ہوئیں نہ ہوں گی تو اُس میں اُن کی قوتِ ایمانی زبردست تھی اُس قوتِ ایمانی کے آگے کوئی چیز ٹھہرتی نہیں تھی اَور اُس تعلق کا اَثر یہ تھا کہ اللہ کی رحمت اَور نصرت شامل حال رہتی تھی رسول اللہ ﷺ نے یہی فرمایا ہے ایک دَور وہ آئے گا کہ جب لشکر میں پوچھا جایا کرے گا کہ تم میں کوئی آدمی ایسا ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی ہو تو پتہ چلے گا کہ ہے تو فتح حاصل ہوجائے گی وہ دَور جو تھا وہ ایسا تھا کہ اُن کی قوتِ ایمانی تھی اُس قوتِ ایمانی کی وجہ سے خاص برکتیں اَور رحمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھیں۔ اَور اُس وقت یہ کیفیت تھی کہ لوگوں کی طبیعت عبادت کی طرف بکثرت آتی تھی حتی کہ

---

[1] مشکوۃ شریف ص ۵۸۳ [2] پاکستان کے آخری گورنر جنرل اَور پہلے صدر مملکت، ۱۹۵۸ء میں اپنی برطرفی کے بعد بیگم کے ہمراہ ۲؍نومبر کو لندن چلے گئے وہاں ایک ہوٹل میں ملازمت کرلی، ۱۳؍نومبر ۱۹۶۹ء کو لندن میں وفات پائی اَور تہران میں قبر نصیب ہوئی۔ (محمود میاں غفرلہٗ)

رسول اللہ ﷺ نے خفگی کا بھی اِظہار کیا ہے کہ اِتنی زیادہ عبادت نہ کرو صحابہ کرامؓ نے آکر پوچھا اَزواجِ مطہراتؓ سے کہ کتنی عبادت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ اُنہوں نے بتلایا کہ ایسے ایسے کرتے ہیں گھر کے کام بھی کرتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو تو اِتنی عبادت بھی کافی ہے اُنہیں ضرورت تو ہے ہی نہیں عبادت کی وہ تو نبی ہیں خدا کے، باقی ہم تو گناہگار ہیں ہمیں کرنی چاہیے زیادہ کسی نے نیت کی کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا کسی نے کہا کہ میں رات کو سویا ہی نہیں کروں گا اَور کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ کہا، یہ آپس میں اُنہوں نے عہد و پیمان کیے رسول اللہ ﷺ کو اِطلاع ہوئی تو آپ نے اُنہیں بُلا کر سخت تنبیہ کی کہ یہ نہ کرو اَنَا اَخْشَاکُمْ بِاللّٰہِ وَاَتْقَاکُمْ تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا تو میں ہوں سب سے زیادہ تقوی والا میں ہوں۔

اَور ایک روایت میں آتا ہے اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِاللّٰہِ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک کو صفات کو جاننے والا میں تم سب سے زیادہ ہوں اَعْلَمُکُمْ "اَعْرَفُکُمْ" کے معنی میں ہے اللہ کی ذات کے بارے میں "معرفت" کا لفظ اِستعمال ہوتا ہے "علم" کا نہیں ہوتا بہت کم ہے علم کے لفظ کا اِستعمال لیکن ہے، یہاں موجود ہے اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِاللّٰہِ یعنی خدا کی ذاتِ پاک اَور صفات کی معرفت مجھے سب سے زیادہ ہے اَور جو جانتا ہو زیادہ وہی ڈرتا بھی ہے زیادہ، وہ آدمی جو نہیں جانتا کیا ڈرے گا وہ بچہ ہے وہ نہیں جانتا آگ کو کہ یہ جلا دے گی تو وہ قریب چلا جاتا ہے بلکہ پکڑنے کو بھی ہو جاتا ہے اَور جو جانتا ہے وہ ڈرتا ہے اِسی طرح بادشاہ کو جاننے والا جو ہوتا ہے سب سے زیادہ قریب اُس کے اَور ذمہ دار عہدہ پر ہوتا ہے وہ ڈرتا رہتا ہے معزول نہ ہو جاؤں معتوب نہ ہو جاؤں وغیرہ وغیرہ تو اِرشاد فرماتے ہیں کہ میں سب سے زیادہ جانتا ہوں خدا کی ذاتِ پاک کو اُس کی صفات کو لیکن میں تو ایسے نہیں کرتا تو تم میری پیروی کرو اِس سے زیادہ نہ کرو تو گویا روکنے کی ضرورت پڑی اُن کو کہ نہ کریں اِتنی عبادت۔

اللہ تعالیٰ اَور بندوں کے حقوق سنت کے مطابق :

حضرت عبداللہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے وہ عبادت کرتے تھے اَور شادی ہوئی تب بھی وہ رات بھر عبادت ہی کرتے رہے دِن بھر روزے رکھتے رہے، شکایت کی رسول اللہ ﷺ سے اُن کے والد نے اُن کے والد اپنی بہو سے پوچھتے رہتے تھے حال خیریت یہ وہ، اَنداز رکھتے تھے کہ کس حالت میں ہے

خوش ہے ناخوش ہے تو پھر اُنہوں نے کثرتِ عبادت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کہا آپ نے اُنہیں بُلایا اَور کم سے کم کرنے کو کہا تو جتنا قرآن نازل ہوا تھا یاد تھا اُن کو وہ سارا ایک رات میں پڑھتے تھے آپ نے فرمایا نہیں چالیس دِن میں پورا کرو تیس دِن میں پورا کرو ہوتے ہوتے یہ ہوا کہ تین دِن میں پورا کرلیا کرو مگر وہ یہ کہہ رہے تھے کہ روز پڑھنے دیں لیکن آپ نے فرمایا نہیں تین سے کم میں نہ کرو ختم، فرمایا کہ روزہ مہینہ میں تین دِن رکھ لیا کرو بس اَور ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے تو تیس دِن بن جائے گا روزہ کا ثواب اُنہوں نے کہا کہ نہیں میں اِس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں حتی کہ اِصرار کرکر کے اُنہوں نے اِجازت لے لی کہ ایک دِن رکھیں روزہ ایک دِن نہ رکھیں اُنہوں نے کہا میں اِس سے بھی زیادہ کرسکتا ہوں یعنی کسی کسی دِن چھوڑ دیا کروں گا روزہ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اَللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کا طریقہ تھا کہ ایک دِن رکھتے تھے روزہ ایک دِن نہیں رکھتے تھے اَور اِس سے زیادہ اَفضل خدا کے یہاں کوئی ہے نہیں تم اگر روز بھی رکھو گے تو وہ اِس سے افضل نہیں بنے گا اَور یہ چیز اِنسان نہیں پہچان سکتا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسی چیز پسند آئی یہ تو نبی بتا سکتا ہے۔

اُس زمانہ میں عبادت کی طرف رَغبت تھی اَب نفرت ہے :

تو کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اُس وقت طبیعت اِتنی راغب تھی عبادتوں کی طرف اَب طبیعت نفرت کھاتی ہے بھاگتی ہے عبادت سے، دونوں میں بڑا فرق ہوگیا۔ اِس دَور میں اگر کوئی عبادت کی طرف آجائے تو گویا سارے زمانے سے ٹکراؤ اُس کا ہورہا ہے تو اِس دَور میں جو عبادت کی طرف آرہا ہے اَور خدا نے اُسے توفیق بخش دی ہے تو یہ اُس کا خاص اِنعام ہے اَور وہ اُس طبقہ میں داخل ہورہا ہے اگر کوئی سنت کی پیروی پر زور دیتا ہے کہ بس یہ پوچھنا ہے سنت کیا ہے اَور بات سنی نہیں ہے جو سنت ہے وہ کرنی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے زیادہ کرنے سے تو روکا ہے صحابہ کرام ؓ کو جگہ جگہ روکا ہے اَب جب سنت پر عمل کروگے تو خود کو بھی بڑا مشکل پڑے گا کیونکہ سنت تو یہ ہے کہ سو، سو کے اُٹھو، سو کے اُٹھنا اَور مشکل ہے صرف جاگتے رہنا آسان کام ہے سو کر اُٹھنا بڑا مشکل ہے وہ یہ ہے کہ سو بھی اَور اُٹھو بھی اَور سنت یہ ہے اِتنا پڑھو اَور اِتنا چھوڑ دو وغیرہ وغیرہ تمام چیزوں میں سنت حاوی ہے دِن اَور رات کو اِنسان کے اَور ساری زندگی کو اَوّل سے آخر تک سنت حاوی ہی حاوی ہے تو وہ پوچھتا ہے کہ سنت کیا ہے یعنی رسول اللہ ﷺ نے کیا کیا صحابہ کرام ؓ نے کیا کیا۔

صحابہ کرامؓ کی رائے اہم ہونے کی وجہ :

کیونکہ صحابہ کرامؓ نے پھر یہ دریافت کیا ہے کہ کون سی چیز آپ کو پسند تھی کون سی چیز آپ نے چھوڑ نے کو کہا ہے وہ معلومات سب یکجا کی ہیں اُنہوں نے تو صحابہ کرامؓ کی بات دیکھی جاتی ہے پھر صحابہ کرامؓ نے چہرۂ مبارک دیکھا ہے کہ کسی چیز کی اِجازت دیتے وقت کیا اَنداز تھا وہ بکراہت اِجازت دی ہے یا بخوشی اِجازت دی ہے بکراہت اِجازت دی ہے تو صحابہ کرامؓ نے پھر اُس کو نہیں کیا مکروہ کہہ دیا اگرچہ زبانِ مبارک سے الفاظ یہ تھے کہ کرلو لیکن وہ جو دیکھ رہے تھے کہ یہ فرمایا ہے اِس طرح اِس اَنداز سے تو اُنہوں نے وہ اَنداز تک محفوظ رکھا ہے اَور اُس کا خیال رکھا ہے اُسی پر عمل کیا ہے۔

تو صحابہ کرامؓ کا وہ دَور تھا جس میں طبیعتیں اِسلام کی طرف رَاغب تھیں عمل کی طرف رَاغب تھیں اَب وہ دَور ہے کہ جس میں طبیعتیں خرابی کی طرف دَوڑتی ہیں بس اِسی میں زندگی گزر جاتی ہے قصہ ہی ختم ہو جاتا ہے پھر وہ وقت ہی نہیں آتا اُس کو جو اِس دُنیا کے جھنجٹوں سے چھٹی حاصل ہو وہ تو اِرادہ کرنا پڑتا ہے کہ میں یہ چھوڑ رہا ہوں بس ایک حد پر آکر رُک جائے اَور اِدھر کی طرف رُخ کرلے اُدھر حقوق اَدا کرتا رہے کیونکہ یہ بھی منع ہے کہ حقوق نہ اَدا کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر آدمی وہ ہیں جو اَپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر ہوں اچھا سلوک کریں وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ اَور میں تم سب سے زیادہ اچھا سلوک اپنے گھر والوں کے ساتھ رکھتا ہوں تو گھر والوں کا لحاظ رکھنا اَور چیزیں یا ضروریات کا اُن کے خیال رکھنا جو اِسلام نے بتادی ہیں ضروریات وہ، یہ نہیں کہ تمام چیزیں جو اُن کا دِل چاہے وہ کرتے جاؤ وہ تو کبھی طلب پوری ہوتی ہی نہیں نہ اِنسان کی اپنی نہ اُن کی وہ تو پھر اُس میں بوڑھا ہو جاتا ہے آدمی کہ اِن کی بھی طلب پوری کرو پھر آگے پوتے ہو جاتے ہیں اَور آگے ہو جاتا ہے سلسلہ وہ اُس میں ختم ہی نہیں ہونے میں آتا کسی طرح سے۔

تو اَگر دین کی طرف آیا ہے اَور سنت کی طرف آیا ہے تو اَب ایسے آدمی کو لوگ طعنہ بھی دیں گے کہ اِس کے ٹخنے اُونچے رہتے ہیں یا کوئی اَور چیز رہتی ہے یا یہ کہ بالکل ہی مولوی ہو گیا ہے وغیرہ وغیرہ وہ طعنے بھی سنے گا پھر بھی اِس پر رہے گا تو ہوسکتا ہے کہ اِس پر اللہ کے یہاں اِس کو اِنعام بہت زیادہ مل جائے اَور یہ چیز کہ یہ بات رہے ہی نہ یہ نہیں ہوسکتا یہ بات رہے گی ضرور، ایسے ہوتا ہے ماں باپ بالکل بے دین ہوتے ہیں

اَولاد دِیندار ہو جاتی ہے اَور جتنے وہ بے دین ہوتے ہیں اَولاد اُتنی پکی دیندار ہو جاتی ہے اَور ایسے ہوتا ہے کہ ماں باپ بڑے نیک بڑے دین دار اَور اَولاد بالکل دین سے ہٹی ہوئی یہ بھی ہوتا ہے یہ خدا کی تقسیم ہے۔

''سرسیّد'' بھی گمراہ ہوا :

یہ سرسیّد بھی تو ''سیّد'' تھا مگر گمراہ ہو گیا یعنی رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی اَولاد میں بھی یہ ضروری نہیں ہے کہ دین کے قائم رکھنے والے وہی لوگ ہوں یہ ضرور ہے کہ بکثرت رہے ہیں اِس میں، یہ فرق رہا ہے اَور رسول اللہ ﷺ نے جو درُود شریف بتایا ہے پڑھنے کے لیے اُس میں آتا ہے وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ رحمت نازل فرما صلوٰۃ کے معنی رحمت کے ہیں اُس کا اَثر بھی پڑتا ہوگا کچھ اور رسول اللہ ﷺ نے دُعاء فرمادی ہے اپنی اَولاد کے لیے کہ اِن کو دُنیا اِتنی نہ ملے تو نہیں ملتی دُنیا، دُنیا نہ ملے تو پھر دین کی طرف رہنا ہی پڑ جاتا ہے خود بخود بھی، اِس طرح کی چیزیں بھی ہیں لیکن اِن میں ہی گمراہ ہونے والے لوگ بھی ہیں اَب سرسیّد جو ہے وہ بالکل صحیح النسب سیّد ہے اُس کو ''سر'' کا لقب مِل گیا تھا اَنگریزوں نے دے دیا تھا لیکن ایسا بھٹکا ہے کہ تمام چیزوں میں ختم ہو گیا مہدی علیہ السلام کا یہاں ذکر آتا ہے وہ اِس کا اِنکار کرتا ہے معجزات کا اِنکار کرتا ہے مانتا ہی نہیں جو چیزیں نظر نہیں آتیں اُن کو مانتا ہی نہیں وغیرہ وغیرہ تو وہ بھٹک گیا تو مثالیں ایسی بھی ملیں گی۔

اللہ تعالیٰ نے اِس دین کو کسی بھی طبقہ میں کسی بھی خاندان میں نہیں بلکہ عرب و عجم میں بھی نہیں رکھا بظاہر یہ ہے کہ یہ سب عربوں میں ہونا چاہیے کیونکہ کلام عربی، حدیث عربی، قرآن عربی مگر اِرشاد ہے کہ لَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ کسی عربی کو کسی عجمی پر اَفضلیت نہیں۔ اِمام بخاریؒ کہاں کے رہنے والے ہیں کتاب لکھی ہے اُنہوں نے یاد کیا ہے پھر اُس میں سے اپنے مطلب کی جن پر عمل تھا خود اپنا اُن کا وہ جمع کردیں حدیثیں، اِمام مسلمؒ نیشاپور کے ہیں، ابن ماجہؒ بھی اَور جگہ کے ہیں، دارمیؒ اِدھر سمرقند کی طرف کے رہنے والے ہیں کوئی کہیں کا کوئی کہیں کا اَور اُنہوں نے دین کی بڑی بڑی خدمات کی ہیں۔ نئے نئے مسلمان ہوتے تھے اُن کی اَولاد بڑی بڑی عالِم گزری ہے ابن سیرینؒ اِن کے باپ جو تھے وہ پکڑے ہوئے آئے تھے حضرت خالد ابن ولید رضی اللہ عنہ نے اِنہیں بیچ دیا تھا پکڑ کر غلاموں میں اُن سے یہ بیٹے ہیں محمد ابن سیرینؒ عالِم ہیں تعبیرات کے اِمام ہیں۔

تو یہ اِرشاد کہ میری اُمت کی مثال بارش جیسی ہے ساری اُمت اَوّل سے آخر تک ایک بارش ہے یا ایک باغ ہے جس سے لوگ فائدہ اُٹھاتے چلے جاتے ہیں اَور اَللہ تعالیٰ نے میری اُمت کو خاص مقام یہ دیا ہے کہ اِس میں دین قائم رکھنے والے سنتوں کا اِحیاء کرتے رہنے والے ہمیشہ رہیں گے۔

جب آپ سنت پر عمل کریں گے تو رسول اللہ ﷺ کی ایک نقل کی آپ نے یہ نقل اللہ کو پسند ہے اَور یہ نقل وہ ہے جو مقبول ہو چکی ہے خدا کے یہاں باقی کوئی چیز بھی آپ کریں گے وہ آپ کی اپنی ہوگی جب سنت کی پیروی کریں گے آپ اَور وہ نقشہ بنالیا اپنا جو رسول اللہ ﷺ جیسا بنتا ہے تو وہ اللہ کے یہاں قبول ہی قبول ہے اُس سے اَفضل کوئی کام نہیں ہے اَور وہ نقشہ بنانا بڑا مشکل کام ہے۔

ریاء کار اِتباعِ سنت نہیں کر سکتا :

کوئی ریاکار نہیں چل سکتا اِتباعِ سنت رِیاء کار نہیں کر سکتا، اِتباعِ سنت میں تو بہت کام عجیب کرنے پڑتے ہیں بہت سادہ رہنا پڑتا ہے اُس میں تو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ یہ ولی بھی ہے یا نہیں ہے بالکل سادہ رہتا ہے آدمی وہ سب سے مشکل ہے اَور خدا کے یہاں سب سے مقرب وہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِتباعِ سنت کی توفیق دے اَور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعاء..........................